حصہ 6

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ

تعلیماتِ قرآن

سوالاً جواباً اسائنمنٹ

مرتب
محمد افضل رضا عطاری

شعبہ
فیضان آن لائن اکیڈمی
دعوتِ اسلامی

تعلیمات قرآن حصہ ششم

سوالاً جواباً اسائنمنٹ

بفیضان نظر

مدرس: استاد محترم حضرت علامہ محمد قاسم خان عطاری المدنی

مرتب و کمپوزر: محمد افضل رضا عطاری باب الاسلام سندھ گھوٹکی

شعبہ جامعۃ المدینہ آن لائن بوائز (فیضان آن لائن اکیڈمی)

{سورۃ الفاتحہ}

سوال: سورۃ الفاتحہ کا تعارف و مرکزی مضمون تحریر فرمائیں نیز سورۃ الفاتحہ کہ کون کون سے نام ہیں ؟

جواب: سورۂ فاتحہ " سے قرآن پاک کی تلاوت شروع کی جاتی ہے اور اسی سورت سے قرآن پاک لکھنے کی ابتداء کی جاتی ہے اس لیے اسے فَاتِحۃُ الکِتاب " یعنی کتاب کی ابتداء کرنے والی کہتے ہیں۔ اس سورت کے بہت سے نام ہیں جو اس کی فضیلت پر دلالت کرتے ہیں۔

چند مشہور نام یہ ہیں :اُمُّ الْقُرْآنْ'' اور ''اُمُّ الْکِتَابْ، سُوْرَۃُ الْکَنْز،سُوْرَۃُ الْوَافِیَۃ، سُوْرَۃُ الشِّفَاءْ'' اور ''سُوْرَۃُ الشَّافِیَۃ،سُوْرَۃُ الدُّعَاءْ،سُوْرَۃُ تَعْلِیْمِ الْمَسْئَلَۃ، سُوْرَۃُالسُّوَالْ، سُوْرَۃُ الْمُنَاجَاۃْ''اور''سُوْرَۃُ التَّفْوِیْضْ'' بھی کہا جاتا ہے۔

سورۂ فاتحہ کے مضامین:اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کا بیان ہے۔صرف اللہ تعالیٰ کے عبادت کا مستحق ہونے اوراس کے حقیقی مددگار ہونے کا تذکرہ ہے۔دعا کے آداب کا بیان اور اللہ تعالیٰ سے دین حق اور صراط مستقیم کی طرف ہدایت ملنے،نیک لوگوں کے حال سے موافقت اور گمراہوں سے اجتناب کی دعا مانگنے کی تعلیم ہے۔

سوال : کیا اللہ پاک کی مرضی کے بغیر کوئی کسی کی مدد کر سکتا ہے ؟

جواب :اللہ پاک کی اجازت و مرضی کے بغیر کوئی کسی کی کسی قسم کی ظاہری، باطنی، جسمانی روحانی، چھوٹی بڑی کوئی مدد نہیں کرسکتا۔

سوال : سورۂ فاتحہ میں کن لوگوں کے راستے پر چلنے کی دعامانگی گئی ہے؟

جواب :ان لوگوں کا راستہ جن پر اللہ پاک نے احسان کیا ہے ۔یعنی(انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین وغیرہ).

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب ! صَلَّي اللہ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

{سورۃ البقرہ}

سوال : سورۃ البقرہ کو " بقرہ کیوں کہا جاتا ہے نیز اس سورت کا مرکزی مضمون تحریر فرمائیں ؟

جواب: عربی میں گائے کو '' بَقَرَۃٌ''کہتے ہیں اور اس سورت کے آٹھویں اور نویں رکوع کی آیت نمبر 67تا73 میں بنی اسرائیل کی ایک گائے کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، اُس کی مناسبت سے اِسے ''سورۂ بقرہ ''کہتے ہیں۔

مرکزی مضمون: اس میں بنی اسرائیل پر کئے گئے انعامات،ان انعامات کے مقابلے میں بنی اسرائیل کی ناشکری، بنی سرائیل کے جرائم جیسے بچھڑے کی پوجا کرنا، سرکشی اور عناد کی وجہ سے حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے طرح طرح کے مطالبات کرنا،اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرنا،انبیاء کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ناحق شہید کرنا اور عہد توڑناوغیرہ،گائے ذبح کرنے کا واقعہ اورنبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے زمانے میں موجود یہودیوں کے باطل عقائد و نظریات اور ان کی خباثتوں کو بیان کیا گیا ہے اور مسلمانوں کو یہودیوں کی دھوکہ دہی سے آگاہ کیا گیا ہے۔

سوال: قرآن پاک کی سب سے بڑی سورت کون سی ہے ؟

جواب :سورۃ البقرہ قرآن پاک کی سب سے بڑی سورت ہے ۔

سوال : دنیا میں ہدایت اور آخرت میں کامیابی کن لوگوں کے لیے ہے؟

جواب :جو لوگ بغیر دیکھے ایمان لاتے ہیں،یعنی وہ ان تمام چیزوں پر ایمان لاتے ہیں جو ان کی نگاہوں سے پوشیدہ ہیں اور نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کے بارے میں خبر دی ہے جیسے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جانا،قیامت کا قائم ہونا،اعمال کا حساب ہونا اور جنت و جہنم وغیرہ ، نماز قائم کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے دئیے ہوئے رزق میں کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، قیامت پر اور جو کچھ اس میں جزا و حساب وغیرہ ہے سب پر ایسا یقین رکھتے ہیں کہ اس میں انہیں ذرا بھی شک و شبہ نہیں ہے،اور تمام پچھلی آسمانی کتابوں پر اور انبیاء عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر نازل ہونے والی وحیوں پر ایمان لائے اور قرآن پاک پر بھی ایمان لائے وہ لوگ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے عطا کی گئی ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ جہنم سے نجات پاکر اور جنت میں داخل ہو کر کامل کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔

سوال : آیت نمبر 27 میں فاسقوں کی کتنی اور کون کون سی علامات بیان کی گئی ہیں ؟

جواب : فاسقوں کی چار علامات بیان کی گئی ہیں ۔رشتے داروں سے تعلق توڑنا، انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو نہ ماننا اور اللہ تعالیٰ کی کتابوں کی تصدیق نہ کرنا۔اور اپنے وعدے کو توڑنا ۔

سوال: کیا قرآن کریم کی مثل سورت یا آیت کوئی بنا سکتا ہے ؟

جواب :قرآن مجید وہ بے مثل کتاب ہے کہ لوگ اپنے تمام تر کمالات کے باوجود قرآن پاک جیسا کلام بنانے سے عاجز ہیں اور تمام جن و انس مل کر بھی اس کی آیات جیسی ایک آیت بھی نہیں بنا سکتے، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور مخلوق میں کسی کے پاس اتنی طاقت نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے کلام کی مثل کلام بنا سکے۔

سوال : حضرت آدم علیہ السلام کو کس سبب سے فرشتوں پر فضیلت حاصل ہوئی؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَيْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فرشتوں پر افضل ہونے کا سبب" علم" ظاہر فرمایا۔یعنی علم کہ سبب

سوال: توبہ کی شرائط ٹیچر سے معلوم کر کے اپنے انداز میں تحریر کیجئے

جواب:توبہ کی تین شرائط ہیں : (۱) گناہ سے رک جانا ،(۲) گناہ پر شرمندہ ہونا، (۳) گناہ کو چھوڑ دینے کا پختہ ارادہ کرنا۔ اگر گناہ کی تلافی اور تدارک ہو سکتا ہو تو وہ بھی ضروری ہے۔

سوال : بنی اسرائیل کے لیے آسمان سے کتنے اور کونسے کھانے اترتے تھے ؟نیز من و سلوی کی وضاحت کیجیے۔

جواب :بنی اسرائیل کہ لیے آسمان سے دو کھانے اترتے تھے مَن اور سَلْویٰ۔من و سلویٰ کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں : ''من'' کے بارے میں صحیح قول یہ ہے کہ یہ ترنجبین کی طرح ایک میٹھی چیز تھی جو روزانہ صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہر شخص کے لیے ایک صاع (یعنی تقریباً چار کلو) کی بقدر اترتی اور لوگ اس کو چادروں میں لے کر دن بھر کھاتے رہتے۔ بعض مفسرین کے نزدیک ''من '' سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو کسی مشقت اور کاشتکاری کے بغیر عطا کر کے ان پر احسان فرمایا۔''سلویٰ'' کے بارے میں صحیح قول یہ ہے کہ یہ ایک چھوٹا پرندہ تھا، اور اس کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ یہ پرندہ بھنا ہو ابنی اسرائیل کے پاس آتا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ جنوبی ہوا اس پرندے کو لاتی اور بنی اسرائیل اس کا شکار کر کے کھاتے۔ یہ دونوں چیزیں ہفتے کوبالکل نہ آتیں ،باقی ہر روز پہنچتیں ، جمعہ کودگنی آتیں اور حکم یہ تھا کہ جمعہ کو ہفتے کے لیے بھی جمع کرلو مگر ایک دن سے زیادہ کا جمع نہ کرو۔ بنی اسرائیل نے

ان نعمتوں کی ناشکری کی اورذخیرے جمع کیے، وہ سڑ گئے اور ان کی آمد بند کردی گئی۔ یہ انہوں نے اپنا ہی نقصان کیا کہ دنیا میں نعمت سے محروم ہوئے اور آخرت میں سزاکے مستحق ہوئے۔

سوال : میدان تیہ میں بنی اسرائیل نے حضرت موسی علیہ السلام سے پانی طلب کیا تو کس معجزے کا ظہور ہوا؟

جواب :جب میدانِ تیہ میں بنی اسرائیل نے پانی نہ پایا تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمت میں فریاد کی ۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ اپنا عصاپتھر پر مارو،چنانچہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عصا مارا تو اس پتھر سے پانی کے بارہ چشمے جاری ہوگئے اور بنی اسرائیل کے بارہ گروہوں نے اپنے اپنے گھاٹ کو پہچان لیا۔

سوال : بنی سرائیل نے " من و سلوی" کے بدلے کن چیزوں کا مطالبہ کیا تھا؟

جواب : بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ساگ اور ککڑی اور گندم اور مسور کی دال اور پیاز۔وغیرہ کا مطالبہ کیا تھا۔

سوال : اللہ پاک کی بارگاہ میں اجر و ثواب کا اصل حقدار کون ہے ؟

جواب: جو لوگ اللہ و رسول پر ایمان لائے اور اچھے اعمال کرے وہ اجر و ثواب کہ اصل حقدار ہیں۔

سوال : ہفتہ کے دن شکار کرنے والوں کو کیا سزادی گئی تھی ؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انہیں بندروں کی شکل میں مسخ کردیا۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ نوجوان بندروں کی شکل میں اور بوڑھے خنزیروں کی شکل میں مسخ ہوگئے، ان کی عقل اور حواس تو باقی رہے مگر قوت گویائی زائل ہوگئی اور بدنوں سے بدبو نکلنے لگی، وہ اپنے اس حال پر روتے رہے یہاں تک کہ تین دن میں سب ہلاک ہوگئے، ان کی نسل باقی نہ رہی اور یہ لوگ ستر ہزار کے قریب تھے۔

سوال: حضرت موسی علیہ السلام کو تورات عطا کیے جانے، قوم کا بچھڑے کی پوجا کرنے اور ان کی توبہ کا واقعہ بیان کیجئے۔

جواب: حضرت موسی علیہ السلام کو تورات عطا کیے جانے کا واقعہ: فرعون اور فرعونیوں کی ہلاکت کے بعد جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بنی اسرائیل کو لے کر مصر کی طرف لوٹے تو ان کی درخواست پر اللہ تعالیٰ نے تورات عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا اور اس کیلئے تیس دن اور پھر دس دن کا اضافہ کرکے چالیس دن کی مدت مقرر ہوئی ان چالیس دنوں میں ذوالقعدہ کا پورا مہینہ اور دس دن ذوالحجہ کے شامل تھے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِاِلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی قوم پر حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

کو اپنانائب بنا کر تورات حاصل کرنے کوہ طور پر تشریف لے گئے، چالیس دن رات وہاں ٹھہرے اور اس عرصہ میں کسی سے بات چیت نہ کی۔ اللہ تعالیٰ نے تختیوں پر تحریری صورت میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تورات عطافرمائی ۔

قوم کا بچھڑے کی پوجا کرنے اور ان کی توبہ کا واقعہ:دوسری طرف سامری نے جواہرات سے مزین سونے کا ایک بچھڑا بنا کر قوم سے کہا کہ یہ تمہارا معبود ہے۔ وہ لوگ ایک مہینے تک حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا انتظار کرنے کے بعدسامری کے بہکانے سے بچھڑے کی پوجا کرنے لگے،ان پوجا کرنے والوں میں تمام بنی اسرائیل شامل تھے، صرف حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور آپ کے بارہ ہزارساتھی اِس شرک سے دور و نفور رہے ۔ جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام واپس تشریف لائے تو قوم کی حالت دیکھ کر انہیں تنبیہ کی اور انہیں ان کے گناہ کا کفارہ بتایا،چنانچہ جب انہوں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا

توبہ کا واقعہ: بنی اسرائیل کو بچھڑا پوجنے کے گناہ سے یوں معافی ملی کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے قوم سے فرمایا: تمہاری توبہ کی صورت یہ ہے کہ جنھوں نے بچھڑے کی پوجا نہیں کی ہے وہ پوجا کرنے والوں کو قتل کریں اور مجرم راضی خوشی سکون کے ساتھ قتل ہوجائیں۔وہ لوگ اس پر راضی ہوگئے اور صبح سے شام تک ستر ہزار قتل ہوگئے، تب حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے گڑگڑاتے ہوئے بارگاہِ حق میں ان کی معافی کی التجاء کی۔ اس پر وحی آئی کہ جو قتل ہوچکے وہ شہید ہوئے اور باقی بخش دیئے گئے، قاتل و مقتول سب جنتی ہیں

سوال : سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 83 میں بنی اسرائیل کو کیا احکام دیئے گئے؟

جواب :بنی اسرائیل کو یہ احکام دیے گئے : اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو کیونکہ اس کے علاوہ اور کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں ،یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور لوگوں سے اچھی بات کہو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو۔

سوال:جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے احکامات ماننے سے انکار کرے اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب :جو شخص اللہ اور اس کہ رسول کہ احکامات ماننے سے انکار کرے اس کہ لیے دنیا میں ذلت و رسوائی ہے اور قیامت کہ دن انہیں جہنم کا شدید ترین عذاب دیا جائے گا ۔

سوال : رُوح القدس (پاک روح) کس کا لقب ہے ؟

جواب : حضرت جبرائیل علیہ السلام کا لقب ہے۔

سوال : ہاروت و ماروت کون ہیں ؟

جواب :ہاروت، ماروت دو فرشتے ہیں جنہیں بنی اسرائیل کی آزمائش کیلئے اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا۔ ان کے بارے میں غلط قصے بہت مشہور ہیں اور وہ سب باطل ہیں۔

سوال : قرآن پاک کے کوئی تین حقوق بیان کیجئے۔

جواب :قرآن کا حق یہ ہے کہ اس کی تعظیم کی جائے، اس سے محبت کی جائے، اس کی تلاوت کی جائے، اسے سمجھا جائے، اس پر ایمان رکھا جائے، اس پر عمل کیا جائے اور اسے دوسروں تک پہنچایا جائے۔

سوال : سورہ بقرہ کی آیت نمبر 138 میں اللہ پاک کے رنگ سے کیا مراد ہے؟

جواب :جس طرح رنگ کپڑے کے ظاہر وباطن میں سرایت کرجاتا ہے اس طرح اللہ تعالیٰ کے دین کے سچے عقائد ہمارے رگ و پے میں سما گئے ہیں ،ہمارا ظاہر و باطن اس کے رنگ میں رنگ گیا ہے۔ہمارا رنگ ظاہری رنگ نہیں جو کچھ فائدہ نہ دے بلکہ یہ نفوس کو پاک کرتا ہے۔ ظاہر میں اس کے آثار ہمارے اعمال سے نمو دار ہوتے ہیں۔

سوال : تبدیلی قبلہ کی کوئی ایک حکمت بتائیے۔

جواب:قبلہ کی تبدیلی کی ایک یہ حکمت ارشاد ہوئی کہ اس سے مومن و کافر میں فرق و امتیاز ہوجائے گا کہ کون حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم پر قبلہ تبدیل کرتا ہے اور کون آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی کرتا ہے۔ چنانچہ قبلہ کی تبدیلی پر بہت سے کمزور ایمان والے اسلام سے پھر گئے، منافقین نے اسلام پر اعتراض شروع کر دیئے جبکہ پختہ ایمان والے اسلام پر قائم رہے۔

سوال : پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آمد کا کیا مقصد بیان کیا گیا ہے ؟

جواب : اس کہ متعلق اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے ترجمہ کنز العرفان: جیسا کہ ہم نے تمہارے درمیان تم میں سے ایک رسول بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں پاک کرتا اور تمہیں کتاب اور پختہ علم سکھاتا ہے اور تمہیں وہ تعلیم فرماتا ہے جو تمہیں معلوم نہیں تھا۔

سوال :سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 154 میں شہید کے متعلق کیا فرمایا گیا ہے ؟

جواب : موت کے بعد اللہ تعالیٰ شہداء کو زندگی عطا فرماتا ہے، ان کی ارواح پر رزق پیش کیا جاتا ہے ،انہیں راحتیں دی جاتی ہیں ، ان کے عمل جاری رہتے ہیں ، ان کا اجرو ثواب بڑھتا رہتا ہے، حدیث شریف میں ہے کہ شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے بدن میں جنت کی سیر کرتی اور وہاں کے میوے اور نعمتیں کھاتی ہیں۔

سوال: تلاوت قرآن کے چند ظاہری اور باطنی آداب اپنے انداز میں تحریر کیجیے۔

جواب: (1)... با وضو ہو کر،قبلہ رو ہو کر ،مؤدب ہو کر اور عجز و انکساری کے ساتھ بیٹھے۔ (2)...آہستہ پڑھے اور اس کے معانی میں غورو فکر کرے ،تلاوت قرآن کرنے میں جلد بازی سے کام نہ لے۔ (3)...دوران تلاوت رونا بھی چاہئے اور اگر رونا نہ آئے رونے جیسی شکل بنا لے ۔(1)...قرآنِ مجید کی عظمت دل میں بٹھائے ۔(2)...قرآنِ مجید پڑھنے سے پہلے اللہ پاک کی عظمت دل میں بٹھائے اور خیال کرے کہ یہ کس عظیم ذات کا کلام ہے اور میں کس بھاری کام کے لئے بیٹھا ہوں۔(3)...قرآنِ کریم کے تلاوت کرتے وقت دل کو حاضر رکھے ،اِدھر اُدھر خیال نہ کرے ،برے خیالات سے دل کو آلودہ نہ کرے اور جو بے خیالی میں پڑھ چکا اسے از سرِ نو توجہ سے پڑھے۔

سوال صفا و مروہ پہاڑوں کو اللہ پاک کی نشانی قرار دیا گیا ہے انہیں یہ عظمت کیوں حاصل ہوئی؟

جواب : صفاو مروہ مکہ مکرمہ کے دو پہاڑ ہیں جو کعبہ معظمہ کے بالمقابل مشرقی جانب واقع ہیں ،حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَااور حضرت اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان دونوں پہاڑوں کے قریب اس مقام پر جہاں زمزم کا کنواں ہے حکمِ الٰہی سے سکونت اختیار فرمائی۔ اس وقت یہ مقام سنگلاخ بیابان تھا، نہ یہاں سبزہ تھا نہ پانی، نہ خوردو نوش کا کوئی سامان۔ رضائے الٰہی کے لیے ان مقبول بندوں نے صبر کیا۔ حضرت اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بہت کم عمر تھے،انہیں پیاس لگی اور جب پیاس کی شدت بہت زیادہ ہوگئی تو حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا بے تاب ہو کر کوہِ صفا پر تشریف لے گئیں وہاں بھی پانی نہ پایا تواُتر کر نیچے کے میدان میں دوڑتی ہوئی مروہ تک پہنچیں۔اس طرح سات چکر لگائے۔اور اللہ تعالیٰ نے ''اِنَّ اللہ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ''''اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے''کا جلوہ اس طرح ظاہر فرمایا کہ غیب سے ایک چشمہ زمزم نمودار کیا اور ان کے صبر و اخلاص کی برکت سے ان کے اتباع میں ان دونوں پہاڑوں کے درمیان دوڑنے والوں کو مقبولِ بارگاہ قرار دیا اور ان دونوں پہاڑوں کو قبولیتِ دعا کا مقام بنادیا۔اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس چیز کو صالحین سے نسبت ہو جائے وہ چیز عظمت والی بن جاتی ہے، جیسے صفا مروہ پہاڑ حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَاکے قدم کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی نشانی بن گئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مُعَظَّم چیزوں کی تعظیم و توقیر دین میں داخل ہے اسی لئے صفا مروہ کی سعی حج میں شامل ہوئی۔

سوال : سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 173 میں کتنی اور کون کونسی چیزوں کو حرام کہا گیا ہے ؟

جواب :اللہ تعالیٰ نے چار چیزوں کو حرام فرمایا ہے : (۱)مردار، (۲)خون، (۳)خنزیر کا گوشت، (۴)غیرُاللہ کے نام پر ذبح کیا جانے والا جانور۔

سوال: قصاص میں زندگی کس طرح ہے حالانکہ اس میں تو قتل کے بدلے قتل ہے ؟

جواب : (1)... مقتول کے ولی کو اختیار ہے کہ خواہ قاتل کو بغیر عوض معاف کردے یامال پر صلح کرے اوراگر وہ اس پر راضی نہ ہو اور قصاص چاہے تو قصاص ہی فرض رہے گا۔ (2) ...اگر مال پر صلح کریں تو قصاص ساقط ہوجاتا ہے اور مال واجب ہوتا ہے۔

سوال : ہم پر کس مہینے کے روزے فرض ہوئے؟

جواب : رمضان المبارک کہ روزے فرض ہوئے.

سوال : رمضان المبارک کو عظمت و شرافت کس سبب سے حاصل ہوئی؟

جواب :اس کی دو اہم ترین فضیلتیں ہیں ، پہلی یہ کہ اس مہینے میں قرآن اترا اور دوسری یہ کہ روزوں کے لئے اس مہینے کا انتخاب ہوا۔

سوال: روزے کے پانچ طبی فوائد تحریر کیجیے

جواب: (1)...روزہ رکھنے سے معدے کی تکالیف اور اس کی بیماریاں ٹھیک ہو جاتی ہیں اور نظام ہضم بہتر ہو جاتا ہے۔

(2)...روزہ شوگر لیول،کولیسٹرول اوربلڈ پریشر میں اعتدال لاتا ہے اور اس کی وجہ سے دل کا دورہ پڑنے کا خطرہ نہیں رہتا۔

(3)...روزے کے دوران خون کی مقدار میں کمی ہو جاتی ہے اور اس کی وجہ سے دل کوانتہائی فائدہ مند آرام پہنچتا ہے۔

(4)...روزے سے جسمانی کھچاؤ، ذہنی تناؤ ، ڈپریشن اور نفسیاتی امراض کا خاتمہ ہوتا ہے ۔

(5)...روزہ رکھنے سے موٹاپے میں کمی واقع ہوتی اور اضافی چربی ختم ہو جاتی ہے۔

سوال: کیا کسی کے مال و دولت یا شہرت و غیرہ کی وجہ سے اسلامی احکام کو بدل سکتے ہیں ؟

جواب :جی نہیں اسلامی احکام امیر و غریب، گورے کالے، عربی عجمی سب کے لئے برابر ہیں۔

سوال : حدودِ حرم میں جنگ کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب :مسجدِ حرام شریف کے ارد گرد کئی کلومیٹر کا علاقہ حرم کہلاتا ہے۔ حرم کی حدود میں مسلمانوں کو لڑنے سے منع کردیا گیاکیونکہ یہ حرم کی حرمت کے خلاف ہے لیکن اگر کفار ہی وہاں مسلمانوں سے جنگ کی ابتداء کریں تو انہیں جواب دینے کیلئے وہاں پر بھی ان سے لڑنے اور انہیں قتل کرنے کی اجازت ہے ۔

سوال : کیا مسلمان و مشرک کا آپس میں نکاح ہو سکتا ہے ؟

جواب :مشرکہ عورتوں سے نکاح کی اجازت نہیں اگر چہ وہ تمہیں پسند ہوں۔ مسلمان عورت کا نکاح مشرک و کافر کے ساتھ باطل و حرام ہے۔

سوال : مسلمان کا مذاق اڑانا کس کا طریقہ ہے؟

جواب :غریب مسلمانوں کا مذاق اڑانایا کسی مومن کو ذلیل یا کمینہ جاننا کافروں کا طریقہ ہے۔

سوال : نیکی نہ کرنے کی قسم کھالی تو کیا حکم ہے؟

جوانب :اگر کوئی شخص نیکی سے باز رہنے کی قسم کھالے تو اس کو چاہیے کہ قسم کو پورا نہ کرےبلکہ وہ نیک کام کرے اور قسم کا کفارہ دے ۔حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی مسلم شریف کی حدیث میں ہے رسول اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس شخص نے کسی امر پر قسم کھالی پھر معلوم ہوا کہ خیر اور بہتری اس کے خلاف میں ہے تو چاہیے کہ اس امرِ خیر کو کرلے اور قسم کا کفارہ دے۔

سوال :ماں اپنے بچے کو کتنی عمر تک دودھ پلا سکتی ہے ؟

جواب :پورے دو سال تک۔

سوال : آیت نمبر 238 میں کس نماز کا خاص طور پر پابندی کا حکم دیا گیا ہے؟

جواب :نماز عصر کا خاص طور پر حکم دیا گیا ہے .

سوال: اس سبق میں سورۂ بقرہ کے تحت بیان کی گئی منافق کی علامات اور خرابیاں تحریر کیجیے۔جواب: (1)...ظاہری طور پر بڑی اچھی باتیں کرنا، (2)...اپنی غلط باتوں پر اللہ کو گواہ بنانا، (3)... جھگڑالو ہونا، (4)... فساد پھیلانا، (5)...لوگوں کے اموال برباد کرنا، (6)...نصیحت کی بات سن کر قبول کرنے کی بجائے تکبر کرنا ۔

سوال : طالوت کے لشکر کی کسی طرح آزمائش کی گئی ؟

جواب: طالوت اپنے لشکر کو لے کر بیت المقدس سے روانہ ہوا چونکہ بنی اسرائیل کا یہ سفرِ جہاد سخت گرمی میں تھا، لہٰذا جب گرمی کی وجہ سے ان مجاہدین کو سخت پیاس لگی تو طالوت نے انہیں خبر دی کہ عنقریب ایک نہر آئے گی مگر یہ تمہارے امتحان کا وقت ہے اس میں سے پانی نہ پینا، طالوت یہ سب کچھ حضرت شمویل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وحی کی بنا پر کہہ رہے تھے۔ چنانچہ کہا کہ اس نہر سے پیٹ بھر کر پانی نہ پینا کیونکہ جو اِس نہر سے زیادہ پانی پیئے گا وہ میری جماعت میں نہیں رہے گا کیونکہ یہ ان کیلئے امتحان مقرر فرمایا گیا تھا کہ شدید پیاس کے وقت جو حکم کی تعمیل پر ثابت قدم رہے گا وہ آئندہ بھی ثابت قدم رہے گا اور سختیوں کا مقابلہ کرسکے گا اور جو اس وقت اپنی خواہش سے مغلوب ہو کر نافرمانی کرے گا وہ آئندہ کی سختیوں کو کیسے برداشت کرے گا۔ صرف چلو بھر چند گھونٹ پی لینے کی اجازت تھی، سیر ہوکر پینا منع تھا ۔ پھر جب وہ نہر آگئی تو لوگوں کی اکثریت امتحان میں ناکام ہوگئی اور انہوں نے جی بھر کرپانی پیا ، صرف تین سو تیرہ افراد ثابت قدم رہے ، انہوں نے صبر کیا اور انہوں نے ایک چلوپر گزارا کرلیا، اس سے ان کے دل اورایمان کو قوت حاصل ہوئی اور وہ سلامتی سے نہر سے گزر گئے جبکہ جنہوں نے خوب پیا تھا ان کے ہونٹ سیاہ ہوگئے ، ان کی پیاس اور بڑھ گئی اور وہ بزدل ہو گئے اور جب انہوں نے جالوت کے لشکر کی کثرت و طاقت کو دیکھا تو کہنے لگے کہ آج تو ہم ان جالوت اور اس کے لشکر کے ساتھ نہیں لڑسکتے لیکن اِن لوگوں کے برعکس لقائے ربانی اور رضائے الٰہی کے مشتاق بندوں نے عرض کی کہ ایسا تو کتنی مرتبہ ہوا کہ چھوٹا گروہ اپنے سے بڑے گروہ پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے غالب آجاتا ہے، اللہ تعالیٰ تو صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ۔ چنانچہ پھر جب لشکر آمنے سامنے آئے تو لشکرِ مومنین کے ثابت قدم مجاہدوں نے بارگاہِ الٰہی میں دعاکی کہ اے اللہ! ہمیں دشمن کے مقابلے میں میدانِ جنگ میں صبر کی توفیق دے اور ہمیں ثابت قدمی نصیب فرما اور کافروں کے مقابلے میں ہمیں اپنی حمایت و نصرت عطا فرما۔

سوال : تابوت سکینہ میں کیا تھا؟

جواب : یہ تابوت اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر نازل فرمایا تھا، اس میں تمام انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تصویریں تھیں ،ان کے مکانات کی تصویریں تھیں اور آخر میں حضور سیدالانبیاء صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اور حضور پر نور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مقدس گھر کی تصویر ایک سرخ یاقوت میں تھی جس میں آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نماز کی حالت میں قیام میں ہیں اور آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ارد گرد آپ کے صحابہ کرام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُم موجود ہیں۔ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان تمام تصویروں کو دیکھا ،یہ صندوق نسل در نسل منتقل ہوتا ہوا حضرت

موسیٰ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تک پہنچا، آپ اس میں توریت بھی رکھتے تھے اور اپنا مخصوص سامان بھی ،چنانچہ اس تابوت میں توریت کی تختیوں کے ٹکڑے بھی تھے اور حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا عصا اور آپ کے کپڑے اور آپ کی نعلین شریفین اور حضرت ہارون عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا عمامہ اور ان کی عصا اور تھوڑا سا مَن جو بنی اسرائیل پر نازل ہوتا تھا۔

سوال: طالوت کا قصہ غور سے پڑھیں اور اس سے حاصل ہونے والی کوئی مفید بات تحریر کریں۔

جواب: (1)... بزرگوں کے تبرکات کا اعزاز و احترام لازم ہے، ان کی برکت سے دعائیں قبول ہوتی ہیں اور حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔(2)...تبرکات کی تعظیم گزشتہ انبیاء عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے چلتی آرہی ہے۔(3)... تبرکات کی بے ادبی و گستاخی گمراہ لوگوں کا طریقہ ہے اور بربادی کا سبب ہے۔ (4) ...جب تبرکات کی گستاخی گمراہی اور تباہی ہے تو جن ہستیوں کے تبرکات ہوں ان کی بے ادبی اور گستاخی کس قدر سنگین اور خطرناک ہوگی۔(5)... اللہ تعالیٰ کے پیاروں سے نسبت رکھنے والی ہر چیز بابرکت ہوتی ہے جیسے تابوت میں حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نعلین شریفین یعنی پاؤں میں پہننے کے جوڑے بھی برکت کا ذریعہ تھے۔ یاد رہے کہ مذکورہ بالا تابوت میں انبیاء کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جو تصویریں تھیں وہ کسی آدمی کی بنائی ہوئی نہ تھیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی تھیں۔

سوال : نمرود کے خدا ہونے کے دعوے پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسے کس طرح لاجواب کیا ؟

جواب :جب حضرتِ ابراہیم عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے آگ میں ڈالے جانے سے پہلے یا بعد اسے توحید کی دعوت دی تو وہ کہنے لگا کہ تمہارا رب کون ہے جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو؟ اس پر حضرتِ ابراہیم عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جواب دیا کہ میرا ربّ عَزَّوَجَلَّ وہ ہے جو زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے یعنی اجسام میں موت و حیات پیدا کرتا ہے۔ خدا کو نہ پہچاننے والے کے لیے یہ بہترین رہنمائی تھی اور اس میں بتایا گیا تھا کہ خود تیری زندگی اس کے وجود کی گواہ ہے کہ تو ایک بے جان نطفہ تھا جسے اس کریم نے انسانی صورت دی اور حیات عطا فرمائی نیز میرا خدا وہ ہے جو زندگی کے بعد پھر زندہ اجسام کو موت دیتا ہے۔ اس کی قدرت کی شہادت خود تیری اپنی موت و حیات میں موجود ہے لہٰذا اس خداوندِ قدوس کے وجود سے بے خبر رہنا کمال درجے کی جہالت و حماقت اور انتہائی بدنصیبی ہے ۔یہ دلیل ایسی زبردست تھی کہ اس کا جواب نمرود سے بن نہ پڑا اور اس خیال سے کہ مجمع کے سامنے اس کو لاجواب اور شرمندہ ہونا پڑتا ہے اس نے خواہ مخواہ کی بحث شروع کردی چنانچہ نمرود نے دو شخصوں کو بلایا ان میں سے ایک کو قتل کردیا اور دوسرے کو چھوڑ دیا اور کہنے لگا کہ میں بھی زندہ کرتا اور موت دیتا ہوں یعنی کسی کو گرفتار کرکے چھوڑ دینا اس کوزندہ کرنا ہے، یہ اس کی نہایت احمقانہ بات تھی، کہاں قتل کرنا اور چھوڑنا اور کہاں موت و حیات پیدا کرنا؟ قتل کئے ہوئے شخص کو زندہ کرنے سے عاجز رہنا اور بجائے اس کے زندہ کو چھوڑ دینے

کو ''زندہ کرنا'' کہنا ہی اس کی ذلت کے لیے کافی تھا، عقل و شعور رکھنے والوں پر اسی سے ظاہر ہوگیا کہ جو دلیل و حجت حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے قائم فرمائی وہ ہر شک و شبہ کو کاٹ دینے والی ہے اور اس کا جواب ممکن نہیں لیکن چونکہ نمرود نے شرم مٹانے کیلئے کچھ نہ کچھ جواب دے ہی دیا تھا اگرچہ وہ سراسر باطل تھا لہٰذا حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس پر مناظرانہ گرفت فرمائی کہ موت و حیات کا پیدا کرنا تو تیری قدرت میں نہیں، اے ربوبیت کے جھوٹے دعویدار! تو اس سے آسان کام ہی کرکے دکھا اوروہ یہ کہ ایک متحرک جسم کی حرکت کو بدل دے یعنی سورج جو مشرق سے طلوع ہوتا ہے اسے مغرب سے طلوع کردے۔ یہ سن کر نمرود ہَکَّا بَکَّا رہ گیا اور کوئی جواب نہ دے سکا۔

سوال : ریاکاری کا اعمال پر کیا اثر پڑتا ہے ؟

جواب :ریاکاری سے اعمال کا ثواب باطل ہوجاتاہے۔

سوال : راہ خدا میں خرچ کرنے سے شیطان کس طرح روکتا ہے؟

جواب: شیطان طرح طرح سے وسوسے دلاتا ہے کہ اگرتم خرچ کرو گے ،صدقہ دو گے تو خود فقیر و نادا رہوجاؤ گے لہٰذا خرچ نہ کرو۔ یہ شیطان کی بہت بڑی چال ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے وقت اس طرح کے اندیشے دلاتا ہے حالانکہ جن لوگوں کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈالا جارہا ہوتا ہے وہی لوگ شادی بیاہ میں جائز و ناجائز رسومات پر اور عام زندگی میں بے دریغ خرچ کررہے ہوتے ہیں ،چنانچہ ارشاد فرمایا کہ شیطان تو تمہیں بخل و کنجوسی کی طرف بلاتا ہے۔

سوال : راہ خدا میں خرچ کرنے کا ثواب کتنا بڑھا کر دیا جاتا ہے ؟

جواب : سات سو گنا سے لے کر کروڑوں گنا تک ہوسکتا ہے۔

سوال: حضرت عزیر علیہ السلام کتنے سال بعد دوبارہ زندہ ہوئے؟

جواب : ایک سو سال بعد دوبارہ زندہ ہوئے ۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب ! صَلَّي اللہ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

{سورۃ آل عمران}

سوال : سورۂ آل عمران کہاں نازل ہوئی؟نیز آلِ عمران'' نام رکھے جانے کی وجہ تحریر فرمائیں ۔

جواب:سورۂ آلِ عمران مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی ہے۔آل کا ایک معنی ''اولاد'' ہے اور اس سورت کے چوتھے اور پانچویں رکوع میں آیت نمبر 33تا 54میں حضرت مریم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا کے والد عمران کی آل کی سیرت اور ان کے فضائل کا ذکر ہے ،اس مناسبت سے اس سورت کا نام''سورۂ آلِ عمران'' رکھا گیا ہے۔

سوال : " حی " اور "قیوم کا کیا معنی ہے ؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی صفات میں ''حَیٌّ '' ''دائم و باقی'' کے معنیٰ میں ہے ،یعنی اس کا معنیٰ ہے کہ'' ایسا ہمیشہ رہنے والا جس کی موت ممکن نہ ہو ۔ جبکہ''قَیُّوم '' وہ ہے جو قائم بِالذّات یعنی بغیر کسی دوسرے کی محتاجی اور تَصَرُّف کے خود قائم ہو اور مخلوق کی دنیااور آخرت کی زندگی کی حاجتوں کی تدبیر فرمائے۔

سوال : "محکم "آیات سے کیا مراد ہے ؟

جواب: مُحکَمْ، یعنی جن کے معانی میں کوئی اِشْتِباہ نہیں بلکہ قرآن سمجھنے کی اَہلیت رکھنے والے کو آسانی سے سمجھ آجاتے ہیں۔

سوال : سورۂ آل عمران کی آیت نمبر 21 میں بنی اسرائیل کے کتنے اور کون کونسے جرائم بیان کئے گئے ہیں ؟

جواب: اسرائیل کے تین جرائم کا بیان کیا گیا ہے: (1)اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیات کا انکار کرنا۔ (2) انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو شہید کرنا۔ (3) انصاف کا حکم دینے والوں کو قتل کرنا۔

سوال: سورہ آل عمران کی آیت نمبر 16 اور 17 میں بیان کئے گئے متقین کے اوصاف اپنے انداز میں تحریر کیجیے۔

جواب: متقی لوگ عبادت و ریاضت کے باوجود اپنی اطاعت پر ناز نہیں کرتے بلکہ اپنے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ سے گناہوں کی مغفرت اورعذاب ِ جہنم سے نجات کا سوال کرتے ہیں۔(2)... متقی لوگ طاعتوں اور مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں نیز گناہوں سے بچنے پر ڈٹے رہتے ہیں۔(3)... متقی لوگوں کے قول ،ارادے اورنیتیں سب سچی ہوتی ہیں۔(4)... متقی لوگ اللہ تعالیٰ کے سچے فرمانبردار ہوتے ہیں۔

سوال : کیا حضرت مریم رضی اللہ عنہا قیامت تک آنے والی تمام عورتوں سے افضل ہیں ؟

جواب:جی ہاں اللہ پاک نے بی بی مریم رضی اللہ عنہا کو سارے جہان کی عورتوں پر فضیلت عطا فرمائی ۔

سوال : حضرت مریم رضی اللہ عنہاکے رزق کا انتظام کہاں سے ہوتا تھا ؟

جواب:حضرت مریم رضی اللہ عنہاکے رزق کا انتظام جنت سے ہوتا تھا ۔

سوال : آیت مباہلہ کونسی آیت کہلاتی ہے۔ آیت مع ترجمہ لکھیں اور یاد کریں۔

جواب :سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 61 مباہلہ والی آیت کہلاتی ہے ترجمہ کنز العرفان:پھر اے محبوب جو تم سے عیسیٰ کے بارے میں حجت کریں بعد اس کے کہ تمہیں علم آچکا تو ان سے فرما دو آؤ ہم تم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔

سوال : کیا اللہ پاک کے پیارے غیب کی خبریں جانتے ہیں؟

جواب :جی ہاں اللہ پاک کہ بتائے ہوئے سے تمام انبیاء کرام اور اللہ کہ نیک بندے غیب کی خبریں جانتے ہیں ۔

سوال: دین ابراہیمی سے مراد کون سادین ہے ؟

جواب:اس سے مراد یہ ہے کہ ’’ دین محمدی کی پیروی کرو ،کیونکہ اس کی پیروی ملتِ ابراہیمی کی پیروی ہے، دین محمدی اُس ملت کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔

سوال : کیا اب کسی کو نبوت ملنا ممکن ہے؟

جواب : جی نہیں آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں اس کہ بعد کوئی نبی نہیں آئے گا جو ایسا عقیدہ رکھے وہ کافر ہے ۔

سوال : کیا ہمارے لئے قرآن پاک کی طرح دیگر کتابوں پر عمل کرنا جائز ہے ؟جواب :ہم سب نبیوں اور سب کتابوں پر ایمان لائیں گے خواہ وہ ابراہیمی صحیفے ہوں یا حضرت موسیٰ و عیسیٰ عَلَیۡہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی کتابیں یا دیگر انبیاء عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے صحیفے۔ ہمیں سب کو ماننے کا حکم ہے البتہ ہمارا عمل صرف قرآن پر ہوگا اور ہماری اطاعت و اتباع صرف حضور پرنور، محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ہوگی۔

سوال: سورۂ آل عمران کی آیت نمبر 113 اور 114 کی روشنی میں اہل کتاب میں سے ایمان والوں کے کوئی 3 اوصاف بیان کیجیے۔

جواب : (1) رات کو عبادت میں قیام کرنا، (2)نماز پڑھنا، (3) رات کا ایک حصہ عبادت میں گزارنا، (4) رات کے وقت قرآن کی تلاوت کرنا، (5)اللہ تعالیٰ اور آخرت پر کامل ایمان رکھنا، (6)نیکی کا حکم دینا، (7) برائی سے منع کرنا،

سوال : غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی مدد کے لئے کتنے فرشتے نازل کیے گئے ؟

جواب : پانچ ہزار فرشتے نازل کیے گئے۔

سوال : سورۂ آل عمران کی آیت نمبر 134 اور 135 میں متقین کے کتنے اور کون سے اوصاف ذکر کیے گئے ہیں ؟

جواب : متقین کے پانچ اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔ (1) خوشحالی اور تنگدستی دونوں حال میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا، (2) غصہ پی جانا، (3) لوگوں کو معاف کردینا، (4) احسان کرنا، (5) کبیرہ یا صغیرہ گناہ سرزد ہوجائے تو وہ فوراً اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرکے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں ، اپنے گناہ پر شرمندہ ہوتے ہیں اور اسے چھوڑ دیتے ہیں اور آئندہ کیلئے اس سے باز رہنے کا پختہ عزم کرلیتے ہیں۔

سوال: دوسروں کے اعمال دکھا سنا کر کسی کو جوش دلانا کیسا ؟

جواب : دوسروں کے اعمال دکھا کر، سنا کرکسی کو جوش دِلانا سنت اِلٰہیہ ہے بلکہ تاریخی حالات کا جاننا اس نیت سے بہت بہتر ہے۔ اسی لئے مختلف محفلوں ، عرسوں ، بزرگانِ دین کے ایام میں ان کی عبادت و ریاضت، زہد وتقویٰ کے واقعات بیان کئے جاتے ہیں تاکہ عمل کا جذبہ پیدا ہو۔

سوال : جنت کتنی وسیع ہے ؟

جواب:جنت کی وسعت اس طرح بیان فرمائی کہ لوگ سمجھ سکیں کیونکہ لوگ جو سب سے وسیع چیز دیکھتے ہیں وہ آسمان و زمین ہی ہے، اس سے وہ اندازہ کرسکتے ہیں کہ اگرتمام آسمانوں اور زمینوں کوترتیب سے ایک لائن میں رکھ کرجوڑ دیا جائے تو جو وسعت بنے گی اُس سے جنت کی چوڑائی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ جنت کتنی وسیع ہے ۔ حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے دریافت کیا گیا کہ جنت آسمان میں ہے یا زمین میں ؟ فرمایا: کون سی زمین اور کون سا آسمان ایسا ہے جس میں جنت سما سکے۔ عرض کیا گیا :پھر کہاں ہے؟ فرمایا: آسمانوں کے اوپر ، عرش کے نیچے۔

سوال : کیا موت سے بچنا ممکن ہے ؟

جواب:جی نہیں اللہ پاک کا فرمان ہے بیشک ہر جان نے موت کا مزہ چکھنا ہے ۔

سوال : کافروں کے مکر و فریب سے کس طرح بچا جا سکتا ہے ؟

جواب :ایک مسلمان اللہ پر کامل ایمان، قرآن و سنت کی پیروی، علم دین کے حصول، بیدار مغزی، اتحاد، اللہ سے مدد کی طلب، کفار کی مذموم عادات سے دوری اور صبر و استقامت کے ذریعے کافروں کے مکر و فریب سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

سوال : کیا نبی علیہ السلام سے خیانت متصور ہے ؟

جواب : نبی عَلَیْہِ السَّلَام کا خیانت کرنا ممکن نہیں کیونکہ یہ شانِ نبوّت کے خلاف ہے، نیزانبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں لہٰذا اُن سے ایسا ممکن نہیں۔ وہ نہ تو وحی کے معاملے میں خیانت کرتے ہیں اور نہ کسی اور معاملے میں۔

سوال : شہید کی زندگی کے بارے میں قرآن میں کیا تعلیم دی گئی ہے ؟

جواب : شہداء وہ کامل زندگی والے ہیں ،وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس ہیں ،انہیں رب کریم کی طرف سے روزی ملتی رہتی ہے، وہ بہت خوش باش ہیں۔ شہداء کرام زندوں کی طرح کھاتے پیتے اورعیش کرتے ہیں۔ آیتِ مبارکہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ شہیدوں کے روح اور جسم دونوں زندہ ہیں۔علماء نے فرمایا کہ شہداء کے جسم قبروں میں محفوظ رہتے ہیں ، مٹی ان کو نقصان نہیں پہنچاتی اور صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے زمانے میں اوراس کے بعداس بات کا بکثرت معائنہ ہوا ہے کہ اگر کبھی شہداء کی قبریں کھل گئیں تو ان کے جسم تر و تازہ پائے گئے مزید شہداء کرام کے بارے میں فرمایا جارہا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، انعام و احسان، اعزازو اکرام اور موت کے بعد اعلیٰ قسم کی زندگی دیئے جانے پر خوش ہیں نیز اس پر خوش ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا مقرب بنایا، جنت کا رزق اور اس کی نعمتیں عطا فرمائیں اور جنت کی منزلیں حاصل کرنے کے لئے شہادت کی توفیق عطا فرمائی۔ نیز وہ اس بات پر بھی خوشی منارہے ہیں کہ ان کے بعد دنیا میں رہ جانے والے ان کے مسلمان بھائی دنیا میں ایمان اور تقویٰ پر قائم ہیں اور جب وہ بھی شہید ہوکر اِن کے ساتھ ملیں گے تو وہ بھی اِن کرم نوازیوں کو پائیں گے اور قیامت کے دن امن اور چین کے ساتھ اٹھائے جائیں گے ۔

سوال: کافروں کے مشورے اور ہدایات پر چلنے سے متعلق اسلامی تعلیمات اپنے انداز میں تحریر کیجیے۔

جواب: اس سلسلے میں اسلامی تعلیمات کو سمجھنا ضروری ہے۔قرآن پاک اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اس موضوع پر واضح ہدایات موجود ہیں۔ اصولی طور پر، اسلام مسلمانوں کو اپنی زندگی کے تمام معاملات میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے عقیدے، عبادات اور اخلاقیات کے معاملات میں صرف اسلامی تعلیمات کی پیروی کریں۔تاہم، دنیاوی معاملات میں، جیسے کہ سائنس، ٹیکنالوجی، انتظامی امور، یا دیگر ایسے شعبے جن کا براہ راست تعلق عقیدے سے نہیں ہے، اگر غیر مسلم کوئی مفید مشورہ یا ہدایت دیتے ہیں جو شریعت کے خلاف نہ ہو، تو اس سے فائدہ اٹھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال : کیا اللہ پاک غیب کا علم کسی کو عطا فرماتا ہے ؟

جواب: جی ہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے رسولوں کو منتخب فرما لیتا ہے اور ان برگزیدہ رسولوں کو غیب کا علم دیتا ہے اور سیدُ الانبیاء ،حبیبِ خدا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رسولوں میں سب سے افضل اور اعلیٰ ہیں ، انہیں سب سے بڑھ کر غیب کا علم عطا فرمایا گیا ہے۔

سوال : بخل کیا ہے ؟

جواب : بخل کی تعریف یہ ہے کہ جہاں شرعاً یا عرف وعادت کے اعتبار سے خرچ کرنا واجب ہو وہاں خرچ نہ کرنا بخل ہے۔ زکوٰۃ صدقہ فطر وغیرہ میں خرچ کرنا شرعاً واجب ہے اور دوست احباب،عزیز رشتہ داروں پر خرچ کرنا عرف و عادت کے اعتبار سے واجب ہے۔

سوال: جو اپنے مال کی زکوۃ ادانہ کرے اس کے لئے کیا وعید بیان کی گئی ہے ؟

جواب :حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے ، رسولِ اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ ’’جس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مال دیا اور اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی، روز قیامت وہ مال سانپ بن کر اس کو طوق کی طرح لپیٹے گااور یہ کہہ کر ڈستا جائے گا کہ میں تیرا مال ہوں ، میں تیرا خزانہ ہوں۔

سوال : حقیقی کامیابی کیا ہے ؟

جواب : حقیقی کامیابی یہ ہے کہ بندے کو جہنم سے نجات دے کر جنت میں داخل کر دیا جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{سورۃ النساء}

سوال : "نساء" کا کیا معنی ہے اور اس سورت کو "سورہ نساء" کیوں کہا جاتا ہے ؟

جواب :عربی میں عورتوں کو''نساء'' کہتے ہیں اوراس سورت میں بہ کثرت وہ احکام بیان کئے گئے ہیں جن کا تعلق عورتوں کے ساتھ ہے اس لئے اسے '' سورۂ نساء'' کہتے ہیں۔

سوال :یتیم کسے کہتے ہیں؟

جواب :یتیم اس نابالغ لڑکے یا لڑکی کو کہتے ہیں جس کا باپ فوت ہوجائے۔

سوال: سورۃ النساء کا مرکزی مضمون تحریر فرمائیں اور اس سورت کی فضیلت بیان کریں؟

جواب: اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں یتیم بچوں اور عورتوں کے حقوق اور ان سے متعلق احکام بیان کئے گئے ہیں جیسے یتیم بچوں کے مال کو اپنے مال میں ملا کر کھا جانے کو بڑ اگناہ قرار دیا گیا۔ناسمجھ یتیم بچوں کا مال ان کے حوالے کرنے سے منع کیا گیا اور جب وہ شادی کے قابل اور سمجھدار ہو جائیں تو ان کا مال ان کے سپرد کردینے کا حکم دیاگیا۔یتیموں کے مال ناحق کھا جانے پر وعید بیان کی گئی۔ اسی طرح عورتوں کا مہر انہیں دینے کا حکم دیا گیا اور مہر سے متعلق چند اور مسائل بیان کئے گئے۔ میراث کے مال میں عورتوں کے باقاعدہ حصے مقرر کئے گئے ۔ ان عورتوں کا ذکر کیا گیا جن سے نسب، رَضاعت اور مُصاہرَت کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہے اور جن عورتوں سے کسی سبب کی وجہ سے عارضی طور پر نکاح حرام ہے۔ ایک سے زیادہ عورتوں کے ساتھ شادی کرنے کے احکام بیان کئے گئے اورنافرمان عورت کی اصلاح کا طریقہ ذکر کیا گیا ۔

حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں ''سورۂ بقرہ، سورۂ نساء، سورۂ مائدہ، سورۂ حج اور سورۂ نور سیکھو کیونکہ ان سورتوں میں فرض علوم بیان کئے گئے ہیں۔

سوال :یتیم کا مال کھانے کی کیا وعید بیان کی گئی ہے؟

جواب :جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتے ہیں۔

سوال : کیا وراثت میں بیٹیوں کا حصہ نہیں ہے؟

جواب : قرآن مجید میں وراثت کی تقسیم کے واضح احکامات موجود ہیں جن میں بیٹیوں کے حصے کا بھی تعین کیا گیا ہے۔

سوال : آیت نمبر 19 میں عورتوں کے حقوق کا تحفظ کرتے ہوئے کسی بری رسم کا خاتمہ کیا گیا ہے ؟

جواب :اسلام سے پہلے اہلِ عرب کا یہ دستور تھا کہ لوگ مال کی طرح اپنے رشتہ داروں کی بیویوں کے بھی وارث بن جاتے تھے پھر اگر چاہتے تو مہر کے بغیر انہیں اپنی زوجیت میں رکھتے یا کسی اور کے ساتھ شادی کردیتے اور ان کا مہر خود لے لیتے یا انہیں آگے شادی نہ کرنے دیتے بلکہ اپنے پاس ہی رکھتے تاکہ انہیں جو مال وراثت میں ملا ہے وہ اِن لوگوں کو دیدیں اور تب یہ ان کی جان چھوڑیں یا عورتوں کو اس لئے روک رکھتے کہ یہ مرجائیں گی تو یہ روکنے والے لوگ ان کے وارث بن جائیں۔ الغرض وہ عورتیں ان کے ہاتھ میں بالکل مجبور ہوتیں اور اپنے اختیار سے کچھ بھی نہ کرسکتی تھیں اس رسم کو مٹانے کے لیے یہ آیت نازل فرمائی گئی۔

سوال:یتیم کی پرورش کہ فضائل تحریر فرمائیں ؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے (اور آپ نے اپنی شہادت والی اور درمیانی انگلیوں کو ملا کر اشارہ کیا)"۔

سوال : میاں بیوی کے درمیان نا اتفاقی کسی صورت ختم نہ ہوتی ہو تو کیا کیا جائے؟

جواب: جب بیوی کو سمجھانے، الگ رکھنے اور مارنے کے باوجود اصلاح کی صورت نہ بن رہی ہو تو نہ مرد طلاق دینے میں جلدی کرے ،نہ عورت خُلع کے مطالبے پر اِصرار کرے بلکہ دونوں کے خاندان کے خاص قریبی رشتہ داروں میں سے ایک ایک شخص کو مُنصِف مقرر کرلیا جائے، اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ چونکہ رشتے دار ایک دوسرے کے خانگی معاملات سے واقف ہوتے ہیں ، فریقَین کو ان پر اطمینان ہوتا ہے اور ان سے اپنے دل کی بات کہنے میں کوئی جھجک بھی نہیں ہوتی، یہ منصف مناسب طریقے سے ان کے مسئلے کا حل نکال لیں گے اور اگر منصف ،میاں بیوی میں صلح کروانے کا ارادہ رکھتے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کے مابین اتفاق پیدا کر دے گا اس لئے حتّی المقدور صلح کے ذریعے اس معاملے کو حل کیا جائے۔

سوال : سبق میں شامل آیات میں کن لوگوں کے ساتھ بھلائی کا حکم دیا گیا ہے ؟

جواب:والدین کے ساتھ احسان کرنا،رشتہ داروں سے حسنِ سلوک کرنا،یتیموں اور محتاجوں سے حسنِ سلوک کرنا، ہمسائیوں سے حسنِ سلوک کرنا،پاس بیٹھنے والوں سے حسنِ سلوک کرنا، مسافر کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا،لونڈی غلام کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا۔

سوال : قیامت کے دن کفار کس بات کی تمنا کریں گے ؟

جواب :قیامت کے دن کی ہولناکی اور اپنے اعمال کا بدلہ دیکھ کر کفار تمنا کریں گے کہ کاش ہمیں پیدا ہی نہ کیا گیا ہوتا۔ کاش! زمین پھٹ جائے اور ہم اس میں دفن ہو جائیں۔ کاش! ہمیں بھی جانوروں کی طرح مٹی کر دیا جاتا پھر جب ان کی خطاؤں پر باز پُرس ہو گی تو قسمیں کھا کر کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہم مشرک نہ تھے، تب ان کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی پھران کے اعضاء بول اُٹھیں گے اور سب اعمال بیان کر دیں گے۔

سوال: سورۂ نساء میں امانت اور انصاف کے بارے میں کیا فرمایا گیا ہے ؟

جواب(1) امانت کی ادائیگی: امانت کی ادائیگی میں بنیادی چیز تو مالی معاملات میں حقدار کو اس کا حق دیدینا ہے۔ البتہ اس کے ساتھ اور بھی بہت سی چیزیں امانت کی ادائیگی میں داخل ہیں۔ جیسے حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’جو مسلمانوں کا حاکم بنا پھر اس نے ان پر کسی ایسے شخص کو حاکم مقرر کیاجس کے بارے میں یہ خود جانتا ہے کہ اس سے بہتر اور اس سے زیادہ کتاب و سنت کا عالم مسلمانوں میں موجود ہے تو اُس نے اللہ تعالیٰ، اُس کے رسول اور تمام مسلمانوں سے خیانت کی (2)... انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا: نظامِ عدل و عدالت کی روح ہی یہ ہے کہ انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے۔ فریقَین میں سے اصلاً کسی کی رعایت نہ کی جائے۔ علماء نے فرمایا کہ حاکم کو چاہیئے کہ پانچ باتوں میں فریقین کے ساتھ برابر سلوک کرے۔

سوال : کسی معاملے پر اختلاف ہو جائے تو اس کے حل کا کیا طریقہ بیان کیا گیا ہے ؟

جواب :اگر مسلمانوں کے درمیان کسی معاملے میں اختلاف ہو جائے تو اس کا حتمی حل قرآن و سنت کی تعلیمات میں تلاش کیا جائے۔ سورۃ النساء میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا (اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ و رسول کے حضور رجوع کرو اگر اللہ و قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا)۔

سوال: تیمم کا طریقہ تحریر کیجئے ؟

جواب: تیمم کرنے والا پاکی حاصل کرنے کی نیت کرے اور جو چیز مٹی کی جنس سے ہو جیسے گرد، ریت، پتھر، مٹی کا فرش وغیرہ ، اس پر دو مرتبہ ہاتھ مارے، ایک مرتبہ ہاتھ مار کر چہرے پر پھیر لے اور دوسری مرتبہ زمین پر ہاتھ پھیر کر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں پر پھیر لے ۔

سوال: جو اللہ پاک اور اس کے رسول کا حکم مانتے ہیں وہ قیامت میں کس کے ساتھ ہوں گے ؟

جواب: جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

سوال : جو اللہ پاک کی راہ میں لڑتے ہوئے شہید ہو جائے یا غالب آجائے اس کے بارے میں اللہ پاک نے کیا فرمایا ہے ؟

جواب: جو اللہ کی راہ میں لڑے پھر مارا جائے یا غالب آئے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عظیم اجر کا مُستحق ہوگا۔

سوال : مسلمان کس کے راستے میں لڑتے ہیں اور کفار کس کے راستے میں ؟ فرق بتائیں۔

جواب:ایمان والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور کفار شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں ۔

سوال : کیا آدمی موت سے بچ سکتا ہے؟ سبق میں شامل آیات کی روشنی میں بتائیں۔

جواب: لوگوں سے فرمایا گیا کہ اے جہاد سے ڈرنے والو! تم جہاں کہیں بھی ہو گے موت تمہیں ضرور پکڑ لے گی اگرچہ تم مضبوط قلعوں میں ہو اور اس سے رہائی پانے کی کوئی صورت نہیں اور جب موت نا گزیر ہے تو بستر پر مر جانے سے راہِ خدا میں جان دینا بہتر ہے کہ یہ سعادت آخرت کی کامیابی کا سبب ہے۔

سوال : اچھی اور بری سفارش سے کیا مراد ہے ؟

جواب: **اچھی سفارش** وہ ہے جس میں کسی کو جائز نفع پہنچایا جائے یا تکلیف سے بچایا جائے، اس پر ثواب ہے جیسے کوئی نوکری کا واقعی مستحق ہے اور کسی دوسرے کی حق تلفی نہیں ہورہی تو سفارش کرنا جائز ہے یا کوئی مظلوم ہے اور پولیس سے انصاف دلوانے میں مدد کیلئے سفارش کی جائے۔ **بری سفارش** وہ ہے جس میں غلط سفارش کی جائے، ظالم کو غلط طریقے سے بچایا جائے یا کسی کی حق تلفی کی جائے جیسے کسی غیر مستحق کو نوکری دلانے کیلئے سفارش کی جائے یا کسی کو شراب یا سینما کے لائسنس دلوانے کیلئے سفارش کی جائے، یہ حرام ہے۔

سوال : سورۃ نساء میں سلام کا جواب دینے کا کیا طریقہ بیان کیا گیا ہے ؟

جواب: سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا فرض اور جواب میں افضل یہ ہے کہ سلام کرنے والے کے سلام پر کچھ بڑھائے مثلاً پہلا شخص اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہے تو دوسرا شخص وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہ کہے اور اگر پہلے نے وَرَحْمَۃُ اللہ بھی کہا تھا تو یہ وَبَرَکَاتُہٗ اور بڑھائے پس اس سے زیادہ سلام و جواب میں اور کوئی اضافہ نہیں ہے۔

سوال: ہمیں پہنچنے والی اچھائی یا برائی کس کی طرف سے ہے سورۂ نساء کی آیت نمبر 78 اور 79 کی روشنی میں تحریر کیجیے۔

جواب: سب حقیقت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہیں یعنی ہر راحت و مصیبت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ارادے سے آتی ہے، ہاں ہم اس کے اسباب مہیاکر لیتے ہیں نیز یہ بات بھی یاد رہے کہ نیکی راحت کا ذریعہ ہے اورگناہ مصیبت کا سبب ہے۔اور تمہیں جو بھلائی پہنچتی ہے وہ اللہ کریم کا فضل و رحمت ہے اور تجھے جو برائی پہنچتی ہے وہ تیری اپنی وجہ سے ہے کہ تو نے ایسے گناہوں کا ارتکاب کیا کہ تو اس کا مستحق ہوا۔ یہاں بھلائی کی نسبت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف اور برائی کی نسبت بندے کی طرف کی گئی ہے جب کہ اوپر کی آیت میں سب کی نسبت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف ہے ،خلاصہ یہ ہے کہ بندہ جب مُؤثّرِ حقیقی کی طرف نظر کرے تو ہر چیز کو اُسی کی طرف سے جانے اور جب اسباب پر نظر کرے تو برائیوں کو اپنی شامت ِنفس کے سبب سے سمجھے۔

سوال : مسلمان کو قتل کرنے والے کا کیا انجام ہو گا؟

جواب :کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرنا شدید ترین کبیرہ گناہ ہے اور کثیر احادیث میں ا س کی بہت مذمت بیان کی گئی ہے، ان میں سے 2 احادیث درج ذیل ہیں:

(1)...حضرت انس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بڑے کبیرہ گناہوں میں سے ایک کسی جان کو(ناحق) قتل کرنا ہے۔

(2)...کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنے والا قیامت کے دن بڑے خسارے کا شکار ہو گا۔ حضرت ابو بکرہ رَضِیَ ا اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’اگر زمین وآسمان والے کسی مسلمان کے قتل پر جمع ہوجائیں تواللہ تعالیٰ سب کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے

سوال : کس شخص کا ثواب اللہ پاک کے ذمہ پر ہے ؟

جواب :جو راہِ خدا میں ہجرت کرے پھر اسے منزل تک پہنچنے سے پہلے موت آجائے تو اس کا اجر اللہ کریم کے وعدے اور اس کے فضل و کرم سے اس کے ذمۂ کرم پر ہے ، یوں نہیں کہ اس پر بطورِ معاوضہ واجب ہے کیونکہ اِس طور پر کوئی چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ پر واجب نہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان اس سے بلند ہے۔

سوال : کس قسم کے مشوروں میں بھلائی ہے ؟

جواب: بطورِ خاص اِس آیت میں جن حضرات کا تذکرہ ہے وہ ہے نیکی کی دعوت کیلئے مشورے کرنے والے۔ ایسے تمام لوگوں کے مشورے خیر اور بھلائی سے بھرپور ہیں جن کا مقصد یہ ہے کہ نیکی کی دعوت عام ہو، مسلمانوں کا بچہ بچہ نمازی بنے، لوگ سنتوں کے پابند ہوں ، ان میں خوف ِ خدا اور عشقِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پیدا ہو، بے حیائی کا خاتمہ ہو، لڑائی جھگڑے ختم ہوجائیں ، مسلمان با عمل بن جائیں ، لوگوں کے گھر امن کا گہوارہ بن جائیں ، گھروں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذکر ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیاروں کا ذکر ہو۔ الغرض جو لوگ ان کاموں کیلئے مشورے کرتے ہیں وہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے ہیں۔

سوال : بتوں کو پوجنے والوں کو کسی کا پجاری کہا گیا ہے ؟

جواب :ان مشرکین کے متعلق فرمایا کہ یہ حقیقت میں شیطان مردود کو پوجتے ہیں کیونکہ اسی کے بہکانے سے ہی یہ بت پرستی کرتے ہیں۔

سوال 5 : آیت نمبر 127 میں کن لوگوں کے حقوق کا بیان کیا گیا ہے ؟

جواب :یتیم عورتیں: ان یتیم عورتوں کے حقوق کے بارے میں جنہیں ان کا مقرر کردہ حق نہیں دیا جاتا اور ان سے نکاح کرنے کی خواہش رکھی جاتی ہے۔ بے بس بچے: کمزور اور لاچار بچوں کے حقوق کے بارے میں۔ یتیم:یتیموں کے ساتھ انصاف کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اس آیت میں خاص طور پر یتیم عورتوں اور کمزور بچوں کے حقوق پر زور دیا گیا ہے اور یتیموں کے ساتھ عدل و انصاف کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔

سوال: اللہ پاک کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں خلاف شرع تبدیلیاں کرنے سے متعلق حکم تحریر کیجیے۔

جواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں خلاف ِ شرع تبدیلیاں کرن حرام ہیں۔

سوال : نماز میں سستی کرنا یا دکھاوے کے لئے نماز پڑھنا کن کی علامت ہے؟

جواب: نماز میں سستی کرنا یا دیکھاوے کہ لیے پڑھنا منافقوں کی علامت ہے ۔

سوال: کیا کفر اور ایمان کے درمیان کوئی اور راستہ بھی ہے کہ آدمی نہ کافر ہو نہ مسلمان؟

جواب:سورۃ النساء کی روشنی میں، کفر اور ایمان کے درمیان ایک تیسرا راستہ موجود ہے اور وہ ہے نفاق کا راستہ۔ منافق وہ لوگ ہوتے ہیں جو ظاہری طور پر خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں، لیکن درحقیقت ان کے دلوں میں ایمان نہیں ہوتا۔ وہ ایمان والوں کے سامنے ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں اور کافروں کے ساتھ مل کر سازشیں کرتے ہیں۔سورۃ النساء کی آیات 142 اور 143 میں منافقین کی حالت کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے

سوال : کیا حضرت عیسی علیہ السلام کو سولی دی گئی تھی ؟

جواب : جی نہیں بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا۔

سوال : سبق میں شامل آیات کی روشنی میں بتائے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کون ہیں ؟

جواب : حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت بی بی مریم رضی اللہ عنہا کہ بیٹے اور اللہ پاک کہ رسول ہیں ۔

سوال : کلالہ کسے کہتے ہیں؟

جواب : کَلاَلَہ اس کو کہتے ہیں جو اپنے بعد نہ باپ چھوڑے، نہ اولاد۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طالب دعا محمد افضل رضا عطاری باب الاسلام سندھ گھوٹکی متعلم فیضان آن لائن اکیڈمی دعوت اسلامی

{سورۃ المائدہ}

سوال: مائدہ " کا کیا مطلب ہے اور اس سورت کو مائدہ کیوں کہتے ہیں ؟

جواب : عربی میں دستر خوان کو ''مائدہ '' کہتے ہیں اور اس سورت کی آیت نمبر 112 تا 115 میں یہ واقعہ مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حواریوں نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے آسمان سے مائدہ یعنی کھانے کے ایک دستر خوان کے نزول کا مطالبہ کیا اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ تعالیٰ سے مائدہ کے نازل ہونے کی دعا کی، اس واقعے کی مناسبت سے اس سورت کا نام ''سورۂ مائدہ''رکھا گیا۔

مرکزی مضمون: اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں یہودیوں اور عیسائیوں کے باطل عقائد و نظریات ذکر کر کے ان کا رد کیا گیا ہے ۔

سورۃ المائدہ کی فضیلت: حضرت مجاہد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''تم اپنے مَردوں کو سورۂ مائدہ اور عورتوں کو سورۂ نور سکھاؤ۔

سوال : سورہ مائدہ کی آیت " الیوم اکملت لکم دینکم ترجمہ : آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا میں دین مکمل ہونے سے کیا مراد ہے ؟

جواب :تکمیلِ دین سے متعلق یہ آیتِ مبارکہ حجۃ الوداع میں عرفہ کے روز، جمعہ کے دن ،عصر کے بعد نازل ہوئی اور بتادیا گیا کہ حرام و حلال کے جو احکام ہیں وہ اور قیاس کے قانون سب مکمل کر دیئے ،اسی لئے اس آیت کے نزول کے بعد بیانِ حلال و حرام کی کوئی آیت نازل نہ ہوئی اگرچہ ''وَ اتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَى اللہِ'' نازل ہوئی جووعظ و نصیحت پر مشتمل ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ دین کامل کرنے کے معنی اسلام کو غالب کرنا ہے جس کا یہ اثر ہے کہ حجۃ الوداع میں جب یہ آیت نازل ہوئی تو کوئی مشرک مسلمانوں کے ساتھ حج میں شریک نہ ہوسکا ۔ایک قول یہ ہے کہ آیت کا معنٰی یہ ہے کہ میں نے تمہیں دشمن سے امن دی، ایک قول یہ ہے کہ دین کا اِکمال یعنی مکمل کرنایہ ہے کہ وہ پچھلی شریعتوں کی طرح منسوخ نہ ہوگا اور قیامت تک باقی رہے گا۔

سوال : آیت 3 میں بیان کی گئی 11 حرام چیزوں میں سے کوئی 5 بیان کیجیے۔

جواب (1) مردار یعنی جس جانور کے لیے شریعت میں ذبح کا حکم ہو اور وہ بے ذبح مرجائے ۔ (2)...بہنے والا خون۔ (3)... سور کا گوشت اور اس کے تمام اجزاء۔(4)... گلا گھونٹ کر مارا ہو ا جانور(5)...جو گر کر مرا ہو خواہ پہاڑ سے یا کنوئیں وغیرہ میں

سوال کیا حضرت عیسی علیہ السلام " اللہ " ہیں ؟

جواب :جی نہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کہ رسول و نبی ہیں۔

سوال: وضو کہ فرائض تحریر کریں؟

جواب: 1- چہرہ دھونا، منہ اور ناک اس میں شامل ہیں۔ 2- کہنیوں تک ہاتھ دھونا۔ 3- سر کا مسح کرنا۔ 4- ٹخنوں تک پاؤں دھونا۔

سوال : سبق میں شامل آیات میں کن لوگوں کو دنیا میں ذلت اور آخرت میں بڑے عذاب کی وعید سنائی گئی ؟

جواب :سورۃ المائدہ آیت نمبر 41 میں منافقین اور ان یہودیوں کی مذمت کی گئی ہے جو حق کو چھپاتے اور تحریف کرتے ہیں۔ ان کے لیے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں سخت عذاب کی وعید ہے۔

سوال حضرت عیسی علیہ السلام پر کون سی کتاب نازل ہوئی اور اس نے کس کتاب کی تصدیق کی ؟

جواب : حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل ہوئی اور توریت کتاب کی تصدیق کی۔

سوال : یہود و نصاری سے دوستی کرنے والے کا کیا حکم ہے ؟

جواب : اس کہ متعلق اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے بیشک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔

سوال : سورہ مائدہ کی آیت نمبر 54 میں پاکیزہ صفت بندوں کی کیا صفات بیان ہوئی ہیں؟

جواب(1)...وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔ (2)...وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرتے ہیں۔(3)...مسلمانوں کے ساتھ نرمی و شفقت کا سلوک کرنے والے ہیں۔(4)...کافروں سے سختی سے پیش آنے والے ہیں۔(5)...راہِ خدا کے مجاہد ہیں۔(6)... حق بیان کرنے میں کسی کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے بلکہ حق گو اور حق گوئی میں بیباک ہیں۔

سوال : اللہ پاک کے نزدیک بدترین درجے والے کون لوگ ہیں اور ان کا ٹھکانا کہاں ہو گا ؟

جواب : اللہ پاک کہ نزدیک بدترین درجے والے یہودی ہیں ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔

سوال: رشوت کی مذمت پر مختصر مضمون اپنے انداز میں تحریر کیجیے۔

جواب : رشوت کا لینا دینا دونوں حرام ہیں اور لینے دینے والے دونوں جہنمی ہیں ، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں ”رشوت لینا مطلقاً حرام ہے ،جو پرایا حق دبانے کے لئے دیا جائے (وہ) رشوت ہے یونہی جو اپنا کام بنانے کے لئے حاکم کو دیا جائے رشوت ہے لیکن اپنے اوپر سے دفعِ ظلم (یعنی ظلم دور کرنے) کے لئے جو کچھ دیاجائے (وہ) دینے والے کے حق میں رشوت نہیں ،یہ دے سکتا ہے، لینے والے کے حق میں وہ بھی رشوت ہے اور اسے لینا حرام ایک اور مقام پر فرماتے ہیں ”رشوت لینا مطلقاً گناہِ کبیرہ ہے ،لینے والا حرام خوار ہے، مستحقِ سخت عذابِ نار ہے، دینا اگر بمجبوری اپنے اوپر سے دفعِ ظلم کو ہو تو حرج نہیں اور اپنا آتا وصول کرنے کو ہو تو حرام ہے اور لینے دینے والا دونوں جہنمی ہیں اور دوسرے کا حق دبانے یا اور کسی طرح ظلم کرنے کے لئے دے تو سخت تر حرام اور مستحق اَشَد غضب و اِنتقام ہے۔

سوال : اہل کتاب کو ناحق زیادتی سے منع کیا گیا ہے، یہ کیا زیادتی کرتے تھے ؟

جواب: یہودیوں کی زیادتی تو یہ تھی کہ وہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نبوت ہی نہیں مانتے تھے اور نصاریٰ کی زیادتی یہ تھی کہ وہ انہیں معبود ٹھہراتے ہیں۔ ان سب سے فرمایا گیا کہ دین میں زیادتی نہ کرو اور گمراہ لوگوں کی پیروی نہ کرو یعنی اپنے بددین باپ دادا وغیرہ کے پیچھے نہ چلو بلکہ حق کی پیروی کرو۔

سوال : سورہ مائدہ کی آیت نمبر 89 میں ہے کہ اپنی قسموں کی حفاظت کرو اس سے کیا مراد ہے ؟

جواب: قسم کی حفاظت کا حکم ہے اور وہ یہ ہے کہ انہیں پورا کرو اگر اس میں شرعاً کوئی حرج نہ ہو اور یہ بھی حفاظت ہے کہ قسم کھانے کی عادت ترک کی جائے۔

سوال : گناہ کی قسم کھائی تو کیا حکم ہے ؟

جواب: ایسی قسم کھانا جس میں کسی گناہ کے کرنے کا عہد کیا گیا ہو، شرعاً جائز نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص ایسی قسم کھا لیتا ہے تو اس کے لیے اس قسم کو پورا کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ اس قسم کو توڑ دینا واجب ہے

سوال : قسم کا کفارہ کیا ہے ؟

جواب: قسم کا کفارہ یہ ہے کہ اگر کوئی قسم توڑے تو ایک غلام آزاد کرے یا دس مسکینوں کو دو وقت پیٹ بھر درمیانے درجے کا کھانا کھلائے یا دس مسکینوں کو کپڑے پہنائے ۔ ان تینوں میں سے کوئی بھی طریقہ اختیار کرنے کی اجازت ہے اور اگر تینوں میں سے کسی کی بھی طاقت نہ ہو تو مسلسل تین روزے رکھنا کفارہ ہے۔

سوال : کیا زندہ جانور پر کسی کا نام پکار نا حرام ہے ؟

جواب:جانور کی زندگی میں اس پر کسی کا نام پکارنا اسے حرام نہیں کر دیتا۔ ہاں ذبح کے وقت غیرِ خدا کا نام پکارنا حرام کر دے گا۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ جو جانور حلال ہو اسے خواہ مخواہ حرام کہنا مشرکین کا طریقہ اور سراسر جہالت ہے۔

سوال: کیا اللہ پاک کے نیک بندے مشکل کشا اور حاجت روا ہو سکتے ہیں ؟

جواب: اللہ پاک کے مقبول بندے اس کی عطا سے دافع البلاء مشکل کشا اور حاجت روا ہوتے ہیں، جیسا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے معجزات سے ظاہر ہے۔

سوال: شراب کی مذمت پر ٹیچر کی مدد سے مختصر مضمون اپنے انداز میں تحریر کیجیے۔

جواب: صدرُ الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُاللہ تَعالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں : شراب پینا حرام ہے اور اس کی وجہ سے بہت سے گناہ پیدا ہوتے ہیں ، لہٰذا اگر اس کو معاصی (یعنی گناہوں) اور بے حیائیوں کی اصل کہا جائے تو بجا ہے۔حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں : حضورِ اقدس صَلَّی اللہ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شراب کے بارے میں دس شخصوں پر لعنت کی: (1) شراب بنانے والے پر۔ (2) شراب بنوانے والے پر۔ (3) شراب پینے والے پر۔ (4) شراب اٹھانے والے پر۔ (5) جس کے پاس شراب اٹھا کر لائی گئی اس پر۔ (6) شراب پلانے والے پر۔ (7) شراب بیچنے والے پر۔ (8) شراب کی قیمت کھانے والے پر۔ (9) شراب خریدنے والے پر۔ (10) جس کے لئے شراب خریدی گئی اس پر۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب ! صَلَّي اللہ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

طالب دعا محمد افضل رضا عطاری باب الاسلام سندھ گھوٹکی متعلم فیضان آن لائن اکیڈمی دعوت اسلامی

{سورۃ الانعام}

سوال : سورہ انعام کو "انعام " کیوں کہتے ہیں؟

جواب :عربی میں مویشیوں کو ’’اَنعام‘‘ کہتے ہیں اور اس سورت کا نام ’’اَنعام‘‘ اس مناسبت سے رکھا گیا کہ اس سورت کی آیت نمبر 136 اور138 میں ان مشرکین کا رد کیا گیا ہے جو اپنے مویشیوں میں بتوں کو حصہ دار ٹھہراتے تھے اور خود ہی چند جانوروں کو اپنے لئے حلال اور چند جانوروں کو اپنے اوپر حرام سمجھنے لگے تھے۔

مرکزی مضمون : اس کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اسلام کے بنیادی عقائد ،جیسے اللہ تعالیٰ کے وجود، اس کی وحدانیت ،اس کی صفات اور اس کی قدرت کو انسان کی اندرونی اور بیرونی شہادتوں سے ثابت کیا گیا ہے۔ وحی اور رسالت کے ثبوت اور مشرکین کے شُبہات کے رد پر عقلی اور حِسی دلائل پیش کئے گئے ہیں۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے ،قیامت کے دن اعمال کاحساب ہونے اور اعمال کی جزاء ملنے کو دلائل سے ثابت کیا گیا ہے

سورۂ اَنعام کی فضیلت:حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’سورۂ اَنعام نازل ہوئی اور اس کے ساتھ بلند آواز سے تسبیح کرتی ہوئی فرشتوں کی ایک جماعت تھی جس سے زمین و آسمان کے کنارے بھر گئے، زمین ان فرشتوں کی وجہ سے ہلنے لگی اور رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تین مرتبہ ’’سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمْ ‘‘کہا۔

سوال : کیا دنیاوی خوشحالی اور مال و دولت رضائے الٰہی کی علامت ہے؟

جواب : دنیاوی خوشحالی اور مال و دولت کی کثرت اللہ پاک کی رضا مندی کی علامت نہیں۔

سوال: کیا قیامت کے دن بندہ صرف نیک اعمال کی بدولت ہی عذاب سے بچ سکے گا؟

جواب :قیامت کے دن کسی بندے کا عذاب سے بچنا صرف اس کے نیک اعمال پر منحصر نہیں ہوگا۔ اگرچہ نیک اعمال بہت اہمیت رکھتے ہیں اور یہ اللہ کی رحمت کے حصول کا ایک بڑا ذریعہ ہیں، لیکن سورۃ الانعام کی روشنی میں اور عمومی اسلامی تعلیمات کے مطابق، اللہ کی رحمت سب سے اہم عامل ہے۔

سوال 4: اسلام لانے والے کو اپنے اسلام کا اعلان کس طرح کرنا چاہیے ؟

جواب :جو شخص اسلام لائے اس کو چاہیئے کہ توحید و رسالت کی شہادت کے ساتھ اسلام کے ہر مخالف عقیدہ و دین سے بیزاری کا اظہار کرے بلکہ تمام بے دینوں سے دور رہے اور کفر و شرک و گناہ سے بیزار رہے بلکہ مومن کو چاہیے کہ اپنی صورت، سیرت، رفتار و گفتار سے اپنے ایمان کا اعلان کرے۔

سوال : کیا فرشتے اللہ پاک کے کسی حکم میں کوتاہی کر سکتے ہیں ؟

جواب: سب فرشتوں کی شان میں اللہ عزوجل نے فرمایا کہ یہ کوئی کوتاہی نہیں کرتے یعنی تعمیلِ حکم میں اُن سے کوتاہی واقع نہیں ہوتی اور ان کے عمل میں سستی اور تاخیر راہ نہیں پاتی بلکہ وہ اپنے فرائض ٹھیک وقت پر ادا کرتے ہیں۔

سوال :بے دینوں کی صحبت میں بیٹھنے سے متعلق قرآن کا کیا حکم ہے ؟

جواب: بے دینوں کی جس مجلس میں دین کا احترام نہ کیا جاتا ہو مسلمان کو وہاں بیٹھنا جائز نہیں۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ کفار اور بے دینوں کے جلسے جن میں وہ دین کے خلاف تقریریں کرتے ہیں ، ان میں جانا، شرکت کرنا جائز نہیں۔

سوال دنیا وی تکالیف اور مصیبتیں آنے میں کیا حکمت ہے ؟

جواب: بعض اوقات دنیاوی تکالیف و مصائب رحمت بن کر بندے کی اصلاح کا سب بن جاتی ہیں۔

سوال : کیا اخروی نجات کے لیے ایمان کے ساتھ نیک اعمال بھی ضروری ہیں ؟

جواب: اخروی نجات کے لئے ایمان اور نیک اعمال دونوں ضروری ہیں ،ایمان لانے کے بعد خود کونیک اعمال سے بے نیاز سمجھنے والے اور ایمان قبول کئے بغیر اچھے اعمال کو اپنی نجات کے لئے کافی سمجھنے والے دونوں احمقوں کی دنیاکے باسی ہیں البتہ ان دونوں صورتوں میں صاحب ِایمان قطعاً بے ایمان سے بہتر ہے۔

سوالی : آیت 65 کی روشنی میں عذاب کی مختلف صورتیں بیان کیجئے۔

جواب: سورۃ الانعام کی آیت 65 میں اللہ تعالیٰ نے عذاب کی تین مختلف صورتیں بیان فرمائی ہیں:

* تمہارے اوپر سے عذاب: اس سے مراد آسمانی آفات، جیسے شدید بارشیں، طوفان، زلزلے، آسمانی بجلی، یا حکمرانوں کا ظلم و ستم ہو سکتا ہے۔

* تمہارے پاؤں کے نیچے سے عذاب: اس سے مراد زمینی آفات، جیسے زمین کا دھنس جانا، سیلاب جو زمین سے اُبل کر آئے، یا ماتحتوں اور نوکروں کی بغاوتیں اور خیانتیں ہو سکتی ہیں۔

* تمہیں فرقہ فرقہ کر کے آپس میں بھڑائے اور تم میں سے بعض کو بعض کی لڑائی کا مزہ چکھا دے: اس سے مراد داخلی فتنے، گروہ بندی، باہمی جنگ و جدال اور خانہ جنگی ہے۔ جب کسی قوم میں اختلاف اور پھوٹ پڑ جاتی ہے تو وہ آپس میں لڑتی ہے اور ایک دوسرے کو تکلیف پہنچاتی ہے۔

سوال: شفاعت کے بارے میں مسلمانوں کو کیا عقیدہ رکھنا چاہیے۔

جواب: شَفاعت کیا ہے؟ شَفاعت کے لُغوی معنیٰ ہیں: وسیلہ اور طلب جبکہ شرعی طور پر غیر کے لئے خیر مانگنا شفاعت کہلاتا ہے عقیدۂ شفاعت اس بات کا عقیدہ رکھنا واجب ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایسے شفاعت فرمانے والے ہیں جن کی شفاعت قبول کی جائے گی۔مُنکِر کا حکم جو نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفاعت کا منکر ہو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں اس لئے کہ وہ کافر ہے۔

سوال : کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد مشرک تھے ؟

جواب : حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والدکا نام "تارخ "ہے اوروہ مومن تھے ، لہٰذا اللہ پاک کے کرم سے وہ جنت میں جائیں گے، البتہ قرآن کریم میں جو"آزر "کا ذکر ہے ، وہ کافر تھا اور اپنے کفر کی وجہ سے وہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہے گااور وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا والد نہیں، بلکہ چچا ہے

سوال ؛ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں، ستاروں ، چاند اور سورج کے معبود ہونے کا رد کس طرح فرمایا ؟

جواب : حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ابتدا ہی سے توحید کی حمایت اور کفریہ عقائد کارد کرنا شروع فرما دیا اور پھر جب ایک سوراخ سے رات کے وقت آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے زہرہ یا مشتری ستارہ کو دیکھا تو لوگوں کے سامنے توحید ِباری تعالیٰ کی دلیل بیان کرنا شروع کردی کیونکہ اس زمانہ کے لوگ بت اور ستاروں کی پرستش کرتے تھے تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ایک نہایت نفیس اور دل نشیں پیرایہ میں انہیں غوروفکر کی طرف رہنمائی کی جس سے وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ تمام جہان عدم سے وجود میں آنے والا ہے اور پھر ختم ہونے والا ہے تو یہ معبود نہیں ہوسکتا بلکہ تمام جہان بذات ِخودکسی وجود میں لانے والی ذات کا محتاج ہے جس کے قدرت وا ختیار سے اس میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ چنانچہ پہلے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ستارے کو دیکھا تو فرمایا کہ ’’ کیا اسے میرا رب کہتے ہو ؟پھر جب وہ ڈوب گیا تو فرمایا کہ ’’ میں ڈوبنے والوں کو پسند نہیں کرتا ۔یعنی جس میں ایسے تغیر ات ہورہے ہیں وہ خدا نہیں ہوسکتا۔ پھر اس کے بعد آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے چاند کو چمکتے ہوئے دیکھا تو فرمایا : کیا اسے میرا رب کہتے ہو؟ پھر جب وہ ڈوب گیا تو فرمایا: اگر مجھے میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے ہدایت نہ دی

ہوتی تو میں بھی گمراہ لوگوں میں سے ہوجاتا۔ اس میں اُس قوم کو تنبیہ ہے کہ جو چاند کو معبود مانتے تھے، انہیں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے گمراہ قرار دیا اور خود کو ہدایت پر۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی یہ باتیں ان کا رد کرنے کیلئے ہی تھیں۔ چاند کے معبود نہ ہونے پر بھی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہی دلیل بیان فرمائی کہ اس کا ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہونا قابلِ فنا ہونے کی دلیل ہے۔ پھر اس کے بعد آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے سورج کو جگمگاتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ ’’کیا اسے میرا رب کہتے ہو؟ یہ تو ان سب سے بڑا ہے، پھر جب وہ بھی ڈوب گیا تو فرمایا: اے میری قوم! میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جنہیں تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شریک ٹھہراتے ہو۔ یوں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ثابت کردیا کہ ستاروں میں چھوٹے سے بڑے تک کوئی بھی رب ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا،ان کا معبود ہونا باطل ہے اور قوم جس شرک میں مبتلا ہے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس سے بیزاری کا اظہار کردیا اور اس کے بعد دینِ حق کا بیان فرمایا حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ستارے، چاند اور سورج کے بارے میں فرامین لوگوں کو سمجھانے کیلئے تھے اور معاذاللہ، اپنے بارے میں نہ تھے اس کی بہت واضح دلیل یہ بھی ہے کہ جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ستارے، چاند اور سورج کے بارے یہ فرمایا تو کیا آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس سے پہلے دن رات کے فرق کو اور سورج چاند کے غروب ہونے کو کبھی نہیں دیکھا تھا، ایسا تو ہرگز نہیں ہوسکتا ۔ تو معلوم ہوا کہ سورج چاند ستارے کے حوالے سے آپ کا کلام صرف قوم کو سمجھانے کیلئے تھا ۔

سوال : کیا مخلوق کا خوف پیغمبر علیہ السلام کو فرض کی ادائیگی سے روک سکتا ہے؟

جواب :بالکل نہیں، مخلوق کا خوف کسی بھی پیغمبر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے فرض کی ادائیگی سے نہیں روک سکتا۔

سوال : کیا انبیائے کرام علیہ السلام فرشتوں سے افضل ہیں ؟

جواب:انبیائے کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام)، تمام مخلوق یہاں تک کہ رُسُلِ ملائکہ (فرشتوں کے رسولوں) سے افضل ہیں۔

سوال: قبر و حشر میں کام آنے والے اعمال ؟

جواب: حضرت سَیِّدُنافقیہ ابواللیث سمرقندی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:جو قبر کی تنہائی اور گھبراہٹ سے بچنا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ چار چیزوں کو اختیار کر لے اور چار ہی چیزوں سے کنارہ کشی اختیار کرلے۔ جو بھی ایسا کرے گا وہ قبر کی تنہائی اور گھبراہٹ سے بچ جائے گا۔ وہ چار چیزیں جنہیں اختیار کرنا ہے ان میں سے سب سے پہلی چیزنماز ہے۔ دوسری چیز اللہ پاک کی راہ میں صدقہ ہے۔ تیسری چیز قرآنِ پاک کی تلاوت ہے ۔ جبکہ چوتھی چیز کثرت سے ذکرِ الٰہی کرنا ہے۔ اور وہ چار چیزیں

جنہیں ترک کرنا ہے ان میں سے پہلی چیز جھوٹ ہے۔ دوسری چیز خیانت ہے۔ تیسری چیز جس سے بچنا ہے وہ ہے چغلی۔ جبکہ چوتھی چیز جس سے ہر دم بچتے رہنا ہے وہ پیشاب کے چھینٹے ہیں۔

سوال : اگر ذبح کرتے وقت جانور پر اللہ پاک کا نام نہ لیا جائے تو اس کا حکم کیا ہے ؟

جواب:جانور چاہے قربانی کا ہو یا غیر قربانی کا ہو،اس کے ذبح کے ذریعے حلال ہونے کے لیے اس پر بوقت ذبح اللہ تعالی کانام لینا ضرور ی ہے۔یہاں تک کہ اگر کسی نے جان بوجھ کراللہ تعالی کانام لیناترک کیا توجانور حلال نہ ہوگا۔لیکن اگر بوقت ذبح،اللہ تعالی کانام لینا بھول جائے تو اس صورت میں جانور حلال ہوجائے گااورقربانی کاجانورہوتوقربانی بھی درست ہوجائے گی

سوال : کیا نیک اعمال کے ذریعے نبوت کا حصول ممکن ہے؟

جواب :جی نہیں، نیک اعمال کے ذریعے نبوت کا حصول ممکن نہیں ہے۔ نبوت اللہ تعالیٰ کا خالصتاً فضل اور چناؤ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے نبوت کے لیے منتخب فرماتا ہے۔

سوال : سورہ انعام کی آیت نمبر 125 میں سینے کی کشادگی سے کیا مراد ہے ؟

جواب:شرح کا اصلی معنی ہے ”وسیع کرنا“ جبکہ یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے دل میں روشنی پیدا فرماتا ہے یہاں تک کہ اس کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں ”تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ آیت تلاوت فرمائی تو صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم نے عرض کی: اس کھولنے سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: ”اس سے مراد وہ نور ہے جو مومن کے دل میں ڈالا جاتا ہے جس سے اس کا دل کھل جاتا ہے۔ عرض کی گئی: کیا اس کی کوئی نشانی ہے جس سے اس کی پہچان ہو سکے؟ ارشاد فرمایا: ”ہاں ، (اس کی تین علامتیں ہیں) (1)آخرت کی طرف رغبت(2) دنیا سے نفرت ، اور (3) موت سے پہلے اس کی تیاری۔

سوال : سینے کی تنگی کی کیا علامت ہے؟

جواب: دینی کام بھاری معلوم ہونا اور دنیاوی کام آسان محسوس ہونا، سینے کی تنگی کی علامت ہے ۔

سوال : ظالم پر ظالم کو مسلط کیے جانے سے کیا مراد ہے ؟جواب:

جس طرح ہم نے جنوں اور انسانو ں کو رسوا کیا یہاں تک کہ انہوں نے ایک دوسرے سے فائدہ اٹھایا اسی طرح ہم ظالموں میں سے ایک کو دوسرے پر ان کے اعمال کی وجہ سے مسلط کردیتے ہیں اور ظالم کی ظالم کے ذریعے پکڑ فرماتے ہیں۔

سوال : ایک نیکی کرنے والے کو اس کا اجر و ثواب کتنا دیا جاتا ہے؟

جواب :ایک نیکی کرنے والے کو دس نیکیوں کی جزا اور یہ کوئی انتہائی مقدار نہیں بلکہ یہ تو فضل الہٰی کی ابتدا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کے لئے جتنا چاہے اس کی نیکیوں کو بڑھائے ایک کے سات سو کرے یا بے حساب عطا فرمائے۔

سوال : مسلمان کی زندگی کا معیار کیسا ہونا چاہیے ؟

جواب:مسلمان کی زندگی کا معیار اسلامی تعلیمات اور اصولوں پر مبنی ہونا چاہیے۔ ایک مسلمان کی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا اور اس کی اطاعت کرنا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے ایک مسلمان کو اپنی زندگی کے تمام پہلوؤں میں اسلامی اقدار اور اخلاقیات کو اپنانا چاہیے۔

سوال : کیا قیامت کے دن کوئی کسی کے گناہ کا بوجھ اٹھائے گا؟

جواب:قیامت کے دن کوئی شخص کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

سوال : کیا جنات میں بھی رسول ہوئے ہیں ؟

جواب: رسول صرف انسانوں میں سے ہوتے ہیں جنات سے نہیں۔

سوال : سورۃ انعام کی آیت نمبر 145 میں کتنی چیزوں کا حرام ہونا بیان کیا گیا ہے ؟

جواب: (1) مردار۔ (2) رگوں میں بہنے والا خون۔ (3) سور کا گوشت اور (4) نافرمانی کا جانور یعنی جس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب ! صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد